Majallah Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 36, Sr.No.98, 2015, pp 21 - 34

مجلہ تحقیق
مجلہ کلیہ علوم شرقیہ
جلد ۳۶، جنوری۔ مارچ ۲۰۱۵ء، شمارہ ۹۸

صوفی تبسم، ایک ہمہ جہت شاعر

سید عنصر اظہر☆

Abstract:

Sufi Ghulam Mustafa Tabassum is one of the most renowned and celebrated multilingual poets of Pakistan. He used to compose verses in Urdu, Persian and Punjabi. He has written Ghazals, Rubais, Poems for children and national songs as well. In this article the author has introduced the different aspects of his personality and different dimensions of his literary works.

Key words: Sufi Tabassum, Modern Pakistani Poetry, Personality, Literary works, Analysis.

صوفی تبسم اردو ادبیات میں ایک معتبر نام سمجھا جاتا ہے جنھیں بیک وقت اردو، فارسی، پنجابی اور انگریزی زبان و ادبیات پر یکساں ملکہ حاصل تھا۔ آپ ایک معلم یکتا، شاعر سہ زبان، ادیب و نقاد تھے۔ ۴، اگست ۱۸۹۹ء کو امرتسر کے ایک کشمیری خاندان میں غلام مصطفیٰ نامی بچے کی ولادت ہوئی جسے تاریخِ ادبیت میں صوفی تبسم کے نام سے شہرتِ دوام ملی۔

محمد صدیق شاد کے بقول، ''وہ اُس ثقافتی دور کے علمبردار تھے جس میں عبدالمجید سالک، پطرس بخاری، ڈاکٹر تاثیر اور چراغ حسن حسرت جیسی باکمال شخصیتیں علم و ادب کے میدان میں ابھریں''۔(۱)

☆ اسسٹنٹ پروفیسر فارسی، گورنمنٹ کالج ماڈل ٹاؤن، لاہور

آپ کے اجداد کشمیر میں قحط سالی کی وجہ سے ہجرت کر کے پنجاب کے شہر امرتسر میں آن بسے تھے۔صوفی تبسم کی ولادت کے بارے میں ڈاکٹر نثار احمد قریشی لکھتے ہیں، ''صوفی تبسم کی تاریخِ پیدائش کبھی بھی متنازعہ فیہ نہیں رہی ۔ ان کے سرکاری کاغذات مثلاً شناختی کارڈ، پاسپورٹ اور انشورنس پالیسی کے لئے مصدقہ تاریخ پیدائش کے سرٹفیکیٹ وغیرہ میں بھی یہی تاریخ درج ہے۔ نیز پنجاب گزٹ میں شائع شدہ صوفی تبسم کے میٹرک کے رزلٹ میں بھی یہی تاریخ (۱۸۹۹۔۰۸۔۱۴) درج ہے''۔(۲)

محمد صدیق شاد اپنے مقالے میں لکھتے ہیں، آپ کا اصل نام غلام مصطفیٰ تھا، صوفی لقب اور تبسم تخلص کرتے تھے، کچھ دیر اصغر اور صہبائی بھی تخلص کرتے رہے لیکن بعد میں مستقل طور پر تبسم تخلص کرنے لگے''۔(۳)

آپ کے دادا کا نام شیخ احمد صوفی اور والد کا نام صوفی غلام رسول تھا اسی مناسبت سے آپ نے کلمۂ 'صوفی' کو اپنے نام کا جزو بنا لیا۔ تعلیمی سفر کی ابتدا مسجد مکتب سے ہوئی پھر ایک حکیم صاحب کے مطب میں اردو قاعدہ پڑھا۔آپ کے تعلیمی سفر کا طائرانہ جائزہ کچھ یوں ہے، ''پہلی جنگ عظیم کے بعد ۱۹۱۷ء میں انہوں نے چرچ مشن سکول (امرتسر) سے میٹرک کا امتحان پاس کر لیا، اس کے مقامی خالصہ کالج میں داخلہ لے لیا اور یہاں سے ۱۹۱۹ء میں انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کر لیا۔۔۔۔۔اس کے بعد لاہور کے فورمین کرسچین کالج (ایف۔سی۔کالج) میں داخلہ لیا اور یہاں سے بی۔اے کی ڈگری حاصل کی ۔۔۔۔علمی تشنگی کم کرنے کی غرض سے اسلامیہ کالج لاہور میں ایم۔اے (فارسی) میں داخلہ لے لیا۔ یہاں سے ڈگری حاصل کرنے کے بعد سنٹرل ٹریننگ کالج سے بی۔ٹی کی سند حاصل کی اور پھر آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے اردو کی ڈگری بھی حاصل کی''۔(۴)

ڈاکٹر نثار احمد قریشی نے باقاعدہ سنین کے حوالے سے صوفی تبسم کے کالج کے تعلیمی دورانئے کا تذکرہ کیا ہے، ''کالج کی تعلیمی زندگی کے دوران صوفی تبسم کا تعلق مندرجہ ذیل چار کالجوں سے رہا :

(ا) خالصہ کالج امرتسر ۱۹۱۷ء۔ ۱۹۲۰ء،

(ب) ایف۔سی کالج لاہور ۱۹۲۱ء۔ ۱۹۲۲ء،

(ج) اسلامیہ کالج لاہور ۱۹۲۳ء۔ ۱۹۲۴ء،

(د) سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور ۱۹۲۵ء۔ ۱۹۲۶ء"۔(۵)

کسب معاش کی خاطر آپ نے درس و تدریس کے مقدس پیشے کا انتخاب کیا، آپ کا یہ دورانیہ مختلف اداروں میں گزرا صوفی تبسم، ایک ہمہ جہت شاعر ص۲

جس کی تفصیل کچھ یوں ہے، "گورنمنٹ ہائی سکول امرتسر میں بطور استاد مقرر ہوئے، کچھ عرصہ تدریسی فرائض سرانجام دینے کے بعد انسپکٹر آف سکولز ہو گئے۔ اس کے بعد سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں السنہ اشرقیہ کے پروفیسر ہوئے۔ تین چار سال یہاں کام کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور چلے آئے۔ گورنمنٹ کالج لاہور میں صدر شعبہ فارسی اور صدر شعبہ اردو رہے"۔(۶)

۱۹۵۴ء میں آپ گورنمنٹ کالج لاہور سے ریٹائر ہو گئے۔ ۱۹۵۶ء میں برادر اسلامی ملک ایران نے لاہور میں فارسی زبان و ادبیات و فرہنگ کی ترویج و اشاعت کے لئے خانہ فرہنگ ایران کا لاہور مرکز قائم کیا تو صوفی تبسم کو اس کا ڈائریکٹر مقرر کیا۔ یہ اعزاز پہلی بار کسی پاکستانی کو بخشا گیا تھا۔ چند سال فارسی زبان و ادبیات کی ترویج و اشاعت کے لئے کوشاں رہنے کے بعد آپ نے خارزارِ صحافت کا رُخ کیا۔ " آپ نے باقاعدہ آغاز حکیم یوسف حسین کے' نیرنگِ خیال' سے ۱۹۲۴ء میں کیا۔ یہاں ایم۔ڈی تاثیر اور حفیظ جالندھری کے ساتھ کام کیا۔ آپ رسالہ' مخزن کے اعزازی مدیر بھی رہے"۔(۷)

ڈاکٹر نثار احمد قریشی کے مطابق، "صوفی صاحب اپنی علمی و ادبی خدمات کے عوض مارچ ۱۹۶۲ء میں پراگریسو پیپرز لمیٹڈ کے ہفت روزہ رسالے' لیل و نہار' کے ایڈیٹر بنا دئے گئے۔ وہ دو سال تک اس رسالے کے مدیر رہے اور اس دوران ہر شمارے میں وہ ایک کالم' حرف و سخن' باقاعدگی کے ساتھ لکھتے تھے"۔(۸)

آپ نے ساری زندگی سخت کوشی اور جہد مسلسل کی عملی تصویر بن کر گزار دی۔ آپ سول

سروس اکیڈمی میں تدریس و تربیت سے وابستہ رہے۔ جولائی ۱۹۶۴ء آپ ریڈیو پاکستان سے منسلک ہو گئے اور پندرہ سال تک مختلف عہدوں پر مختلف انواع کے پروگرام کرتے رہے۔ ۱۹۶۲ء میں حکومتِ پاکستان نے ان کی علمی و ادبی خدمات کے اعتراف کے طور پر 'ستارہ خدمت' سے نوازہ۔ قبل ازیں ۱۹۵۹ء میں حکومتِ ایران نے بھی شاہ ایران رضا شاہ پہلوی کی طرف سے صوفی تبسم کی علمی و ادبی و فرہنگی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے 'نشانِ فضیلت' سے نوازا۔ ریڈیو پاکستان پر آپ نے علامہ اقبال کے اشعار کی شرح و توضیح کے حوالے سے ایک گراں قدر پروگرام شروع کیا جو بہت مقبول ہوا۔ اس پروگرام کے مواد و مندرجات کو 'شرح صد شعر اقبال' کے عنوان کے تحت مرکزی اردو بورڈ لاہور نے طبع کیا۔ بعد ازاں 'رائٹرز گلڈ' کی جانب سے اس کتاب کو انعام سے بھی نوازا گیا''۔(۹)

یہ کتاب شارحین اقبال اور محققین و اساتید و طلبا میں سندِ قبولیت پانے میں کامیاب ہوئی۔ اسی دوران ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کا آغاز ہو گیا۔ صوفی تبسم کی فکرِ رسا اور پُر تاثیر قلم اس جنگ میں میجر عزیز بھٹی اور رانی توپ کے تباہ کن گولوں کا کام کرتے ہوئے ہمارے ازلی دشمن کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملا دیا۔ انہوں نے جذبہ حب الوطنی سے سرشار ہو کر اردو اور پنجابی میں جو ملی نغمے تخلیق کیے جنہوں نے نور جہاں کی پر تاثیر اقر حلاوت بھری آواز سے مہمیز پا کر پاکستانیوں کے دلوں کو گرمانے کا باعث بنے اور ان نغمات نے پوری قوم کو افواج پاکستان کے شانہ بشانہ محاذِ جنگ پر لا کھڑا کیا۔ یہ نغمات نا صرف پاکستان بھر صوفی تبسم، ایک ہمہ جہت شاعر ص ۳
میں بلکہ محاذ جنگ پر بھی گونجنے لگے۔ جناب نصر اللہ خان نے اس سحر انگیز اور اثر آفرین قلم اور آواز کے امتزاج کو بے مثال خراج تحسین پیش کیا ''۱۹۵٦ء کی جنگ میں مادام نور جہاں کی آواز میں صوفی تبسم کے نغموں نے پاکستان کے جیالے فوجیوں کو جذبے اور حوصلے کا وہ اسلحہ فراہم کیا جس کے آگے فولاد بھی گرد ہے۔ شعر و نغمے کا یہ سنجوگ پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رہے گا''۔(۱۰)

اس دور میں صوفی تبسم کے لکھے ہوئے اردو، پنجابی ملی نغمات کی تفصیل کچھ یوں ہے،

'' میریا ڈھول سپاہیا تینوں رب دیاں رکھاں''۔(۱۱)

''کیہا مٹھا مٹھا لگنا ایں وے سپاہیا''۔(۱۲)

''میرے ویرے تے سایہ رب دا''۔(۱۳)

''وے سپاہیا کِنا سوہنا سوہنا دِسنا ایں وے سپاہیا''۔(۱۴)

''او ماہی چھیل چھبیلا ہائے نی کرنیل نی جرنیل نی''۔(۱۵)

''میرا سوہنا شہر قصور نی''۔(۱۶)

'' دیس ہے ساڈی شان''۔(۱۷)

'' ایہہ پتر ہٹاں تے نئیں وکدے توں لبدی پھریں بازار کڑے''۔(۱۸)

صوفی تبسم کے یہ نغمات ملی جذبات کی معراج، اثر آفرینی کا منتہا، سوز و گداز کا حسین ترین امتزاج، جسے نور جہاں کی من موہنی اور سُر آشنا آواز نے دوام اور قبول عام بخشا۔ یہ نغمات نہ صرف عوام میں بلکہ محاذِ جنگ پر مصروف پیکار مجاہدوں اور فوجی جوانوں کیدلوں کو گرمانے کے لئے آسمانی صحیفوں کا کام کرتے تھے اور بلا شبہ ان کی تاثیر میں آج بھی رتی بھر کمی نہیں آئی۔ ان یادگار ملی خدمات کے عوض میں حکومتِ پاکستان نے آپ کو ۱۹۶۷ء میں 'ستارہ امتیاز' سے نوازا۔

آپ پنجابی زبان کے معروف رسالوں 'پنجابی ادب' اور 'لہراں' کے مدیر بھی رہے۔ اسی دوران صوفی صاحب اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور میں تازہ شروع ہونے والی ایم۔اے پنجابی کی کلاس کو بھی پڑھاتے رہے۔ ۱۹۷۳ء میں آپ امریکہ یاترا پر چلے گئے واپس آکر پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور سے وابستہ ہو گئے اور دو سال تک مختلف تحقیقی و تخلیوی و ادبی ذمہ داریاں بطریق احسن نبھاتے رہے۔ ۱۹۷۵ء میں حکومت پنجاب نے انہیں پاکستان آرٹ کونسل لاہور کا صدر بنا دیا۔ صوفی تبسم آرٹ کونسل کے صدر کے علاوہ اقبال اکادمی کے وائس چیرمین، لینگوئج کمیٹی کے رکن، پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے مشیر، فیملی پلاننگ ایسوسی ایشن کے اعزازی رکن اور ماہنامہ 'سکھی گھر' کے مدیر اعلیٰ کے طور پر اپنی خدمات حیاتِ جاویداں کے آخری ایام تک کام کرتے رہے۔

صوفی تبسم، ایک ہمہ جہت شاعر ص ۴

آپ کی وفاتِ حسرت آمیز کا احوال ڈاکٹر نثار احمد قریشی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں،

''۵، فروری ۱۹۷۸ءکو وہ پاکستان ٹیلی وژن پر علامہ اقبال کے حوالے سے ایک پروگرام کے سلسلے میں لاہور سے راولپنڈی روانہ ہوئے، ۶ فروری کو پروگرام ریکارڈ کروایا اور ۷ فروری کی صبح کو بذریعہ ریل کار راولپنڈی سے لاہور کے لئے روانہ ہوئے۔ راولپنڈی سے لاہور تک تقریباً پانچ گھنٹے کا یہ سفر بالکل ٹھیک ٹھاک گزارا۔ لاہور ریلوے سٹیشن پر ریل کار پہنچی۔ اپنے شاگرد کی مدد سے اپنا سامان اٹھا کر وہ تیز تیز سٹیشن سے باہر نکل رہے تھے کہ سیڑھیوں پر ہی دل کا شدید دورہ پڑا اور اسی لمحے دن کے ڈیڑھ بجے جناب صادق راجپوت کے ہاتھوں میں جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی اور یوں ۷، فروری ۱۹۷۸ء بروز منگل یہ ہستی ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے رخصت ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دوسرے دن ۸، فروری بروز بدھ نماز جنازہ میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی اور لاتعداد سوگواروں کی موجودگی میں قبرستان میانی صاحب میں دفن کیے گئے''۔(۱۹)

۷، مارچ ۱۹۸۷ء کے روزنامہ جنگ میں معروف شاعر احمد ندیم قاسمی، صوفی تبسم کے حوالے سے اُن کی اپنی موت کے بارے میں پیشین گوئی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ،'' مرنا تو ہے ہی مگر میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ تھک کر نہیں مروں گا، جیسے منہ کا ذائقہ بدلا جاتا ہے اور وہ بھی ہنستے کھیلتے، چلتے پھرتے۔ میں گناہگار تو ہوں مگر اتنا بڑا گناہگار نہیں ہوں کہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مروں''۔(۲۰)

جس طرح صوفی تبسم نے عملی زندگی ہمہ جہت اور بھرپور انداز میں گزاری بعینہ ادبی زندگی میں بھی تقریباً ہر صنفِ سخن میں اردو، پنجابی اور فارسی میں شعر کہے جنہیں ہر خاص و عام نے سندِ قبولیت سے نوازا۔ ان کے اس ادبی سفر کا فنی وفکری جائزہ ذیل میں رقم کیا جاتا ہے، محمد صدیق شاد ان کے دیوانِ شعر کا تعارف کرواتے ہوئے رقمطراز ہیں،'' صوفی غلام مصطفیٰ تبسم کا ایک دیوان 'انجمن' کے نام سے چھپ چکا ہے۔ یہ دیوان پہلی دفعہ ۱۹۶۱ء میں چھپا، دیوان کا نام اس کی ترتیب وتدوین کا سارا کام ان کے عزیز شاگرد حنیف رامے نے انجام دیا۔ اس میں صوفی صاحب کا فارسی، اردو اور پنجابی کلام شامل ہے۔ آپ نے اپنی شاعری کا آغاز فارسی سے کیا تھا، پھر اردو اور اس کے بعد پنجابی کلام لکھنے کی نوبت آئی۔ لہذا اس مجموعے میں اس زمانی ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ فارسی حصے کو 'بوئی گل' کا نام دیا گیا ہے اردو کلام کو 'نالہ دل' اور پنجابی کلام کو 'دودِ چراغ' کے نام سے موسوم

کیا گیا ہے"۔(۲۱)

صوفی تبسم ایک قادر الکلام شاعر تھے آپ کی اردو نظم و غزل، فارسی غزل و رباعیات اور پنجابی نظم و ملی ترانے اور مختلف بدیسی شعراء منظوم تراجم ادبیات عالیہ کے لئے مایہ افتخار ہیں۔ کلیات صوفی تبسم مطبوعہ ماورا پبلشرز لاہور کے شزرے میں ان کا تخلیقی سفر کچھ یوں بیان کیا گیا ہے،

"۱۔ انجمن (مجموعہ کلام فارسی، اردو، پنجابی مطبوعہ فیروز سنز لاہور، دوسرا ایڈیشن)،

۲۔ دامنِ دل (مجموعہ غزلیات) مطبوعہ مکتبہ عالیہ لاہور، بار اول مرتبہ صوفی گلزار،

۳۔ سرشکِ تبسم (مجموعہ نظم، گیت و

صوفی تبسم، ایک ہمہ جہت شاعر ص ۵

قومی ترانے) مطبوعہ نیشنل بک فاونڈیشن اسلام آباد مرتب صوفی گلزار احمد، نظراں کردیاں گلاں (پنجابی کلام) اسلام آباد، مرتب صوفی گلزار احمد، (۵) انتخاب کلام اقبال، مطبوعہ اقبال اکیڈمی پاکستان طبع اول ۱۹۷۷ء، (۶) انتخاب کلام امیر خسرو (طوطی شکر مقال) عکسی، مطبوعہ پیکیجز لمیٹڈ لاہور، طبع اول، (۷) اقبال اور بچے، مطبوعہ پیکیجز لمیٹڈ لاہور طبع اول، (۸) یک ہزار و یک سخن، مطبوعہ پیکیجز لمیٹڈ لاہور، طبع اول، (۹) شرح غزلیاتِ غالب (فارسی)، جلد اول و دوم، مطبوعہ پیکیجز لمیٹڈ لاہور، طبع اول (۱۰) تیر و نشتر (اقبال کے اردو اشعار) انتخاب صوفی تبسم، (۱۱) تیر و نشتر (اقبال کے فارسی اشعار)، انتخاب صوفی تبسم، (۱۲) پنجاب کی شاعری پر فارسی روایات کا اثر، مطبوعہ محکمہ تعلقات عامہ حکومت پنجاب لاہور، (۱۳) حرف و صوت، اردو، فارسی انتخاب کلام اقبال، حصہ فارسی (صوفی تبسم)، حصہ اردو (احمد ندیم قاسمی) شائع کردہ نیشنل کمیٹی برائے تقریبات صد سالہ جشن ولادت اقبال ۱۹۷۷ء، طبع اول، ۱۴۔ شرح صد شعر اقبال (جلد اول اردو) مطبوعہ اردو سائنس بورڈ لاہور، طبع اول ۱۹۷۷ء (۱۵) سرا پردہ افلاک ۔ مطبوعہ اقبال اکادمی پاکستان لاہور، طبع اول ۱۹۷۷ء، (۱۶) نقش اقبال (علامہ اقبال کے فارسی کلام کا پنجابی ترجمہ) مطبوعہ اقبال اکادمی پاکستان لاہور۔ (۱۷) علامہ اقبال از آقائی مجتبیٰ مینوی، مترجم صوفی تبسم، مطبوعہ اقبال اکادمی لاہور بار دوم، (۱۸) شعر فارسی معاصر (فارسی، اردو) مرتبہ صوفی تبسم، محمد حسین عرشی، شائع کردہ گلوب پبلشنگ کمپنی اندرون لوہاری دروازہ لاہور، (۱۹) روح اقبال، مطبوعہ گلوب پبلشرز اردو بازار لاہور، طبع

اول، (۲۰) زندہ نغمے، مرتبہ صوفی تبسم، میر نسیم محمود، ناصر کاظمی، مطبوعہ حامد محمود اینڈ کمپنی لاہور، طبع اول، (۲۰) دو ناٹک، (ساون رین داسفنہ۔خطرناک لوک) زیر طبع، سنگ میل پبلشرز لاہور، طبع دوم، (۲۲) جاہ و جلال، ایک ڈرامہ (اردو) زیر طبع، سنگ میل پبلشرز لاہور، طبع دوم، (۲۳) حکمت قرآن، زیر طبع، سنگ میل پبلشرز لاہور، طبع دوم، (۲۴) مسلمانوں کا علمِ جغرافیہ اور شوق سیاحت۔ زیر طبع، سنگ میل پبلشرز لاہور، طبع دوم، (۲۵) کلیات طغرائی، مرتبہ صوفی تبسم مطبوعہ مسلم پریس لاہور، طبع اول، (۲۶) دو گونہ، (امیر خسرو کی سو غزلوں کا اردو غزل میں ترجمہ) مطبوعہ نیشنل بک فاونڈیشن اسلام آباد طبع اول، (۲۷) جھولنے، (بچوں کی نظمیں)، فیروز سنز لمیٹڈ لاہور طبع اول (انعام یافتہ)، (۲۸) ٹوٹ بٹوٹ، (بچوں کی نظمیں)، فیروز سنز لمیٹڈ لاہور طبع اول (انعام یافتہ)، (۲۹) ٹول مٹول، (بچوں کی نظمیں)، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور طبع اول، (۳۰) صد شعر اقبال (فارسی)، زیر طبع، مرتب صوفی گلزار احمد، (۳۱) علامہ اقبال صوفی تبسم کی نظر میں، مصنفہ صوفی تبسم مرحوم، اقبال اکادمی پاکستان لاہور، مرتب، ڈاکٹر نثار قریشی۔(۲۲)

صوفی تبسم کی فارسی غزلیات فارسی ادبیات کا گراں قدر سرمایہ سمجھی جاتی ہیں۔ان کا فارسی کلام پاکستان اور ایران میں یکساں مقبولیت کا حامل ہے اور دونوں ممالک کے معروف ادبی و تحقیقی مجلّات کی زینت بنتا رہا ہے۔ایک رباعی میں صوفی و زاہدِ ریاکار پر چوٹ کرتے ہوئے فرماتے ہیں،

صوفی تبسم، ایک ہمہ جہت شاعر ص ۶

صوفی ز ریا بکنج خلوت بنشست — زاہد بگرفت سبحہ صد دانہ بدست

بر ما بگشود چون حقیقت، دیدیم — آن قبہ پرست بود واین جبہ پرست (۲۳)

ایک نمائندہ غزل جواُن کے فارسی شعر پر قادرالکلامی کی سند پیش کرتی ہے،

خوشا نصیب کہ زیب کنار من باشی — قرار و جان و دل بی قرار من باشی

حدیث درد والم بشنوی ز راہِ کرم — بہ چارہ سازی جانِ فگار من باشی

بساط عیش بچینی و بادہ پیمائی — بی مستی آئی و اندر کنار من باشی (۲۴)

ان کی غزل پڑھنے والا بیک وقت خیام، حافظ، سعدی، عراقی، امیر خسرو و غالب کے فکرو

فن کا حظ اٹھاتا ہے۔

جھولنے کے عنوان کے تحت ان کے مجموعہ کلام میں بچوں کے مزاج کے پیش نظر ہلکی پھلکی سادہ نظمیں شامل کی گئی ہیں جو صوفی تبسم کا خاصہ ہے اوران نظموں کی بنا پرانہیں حکومتِ پاکستان نے خصوصی انعام سے نوازا۔ محمد صدیق شاد جھولنے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں، ''صوفی تبسم کو بچوں کا شاعر کہا جاتا ہے اور یہ کہنا بے محل نا ہوگا کہ صوفی صاحب بچوں کے واحد شاعر ہیں جنہوں نے بچوں کے فطری جذبات اوراحساسات کا خیال رکھتے ہوئے ان کے لئے نظمیں لکھی ہیں۔'' (۲۵)

بچوں کی نظمیں اور بچوں کے لئے کی گئی شاعری نے صوفی تبسم کو شہرت دوام بخشی، خصوصاً ٹوٹ بٹوٹ کے عنوان کے ذیل میں لکھی گئی ہلکی پھلکی سبق آموز مزاحیہ نظمیں تو زبان زدِ عام ہو گئیں۔ محمد صدیق شاد ٹوٹ بٹوٹ کے کردار کی تخلیق کے بارے میں لکھتے ہوئے کہتے ہیں، صوفی صاحب نے اپنے ایک دوست عبدالخالق کے بیٹے جسے وہ پیار سے ٹوٹ بٹوٹ کہتے تھے، کی مناسبت سے بچوں کے لئے کچھ نظمیں لکھیں جو بعدازاں قبول عام ہوئیں اور حکومت پاکستان نے آپ کو انعام سے نوازا۔ ٹوٹ بٹوٹ کی نظموں پر تبصرہ کرتے ہوئے احمد ندیم قاسمی نے کہا تھا کہ صوفی تبسم نے ٹوٹ بٹوٹ کی تخلیق کر کے اسے بھی بچوں کی دنیا کا ایک زندہ کردار بنا دیا ہے''۔ (۲۶)

بچوں کے لئے کی گئی شاعری عام فہم، سادہ مثنوی کے انداز میں، چھوٹی بحر میں اور بچوں کی نفسیات اور دلچسپی کو پیش نظر رکھ کر کی گئی ہے۔ لگتا ہے جیسے صوفی تبسم کے اندر کے خوبصورت، حساس اور مشاہدہ کار بچے نے یہ نظمیں ان سے تخلیق کروائی ہیں۔ ان میں عذرا کی گڑیا، ایک دو تین چار، چی چی چوں چوں چاچا، ٹوٹ بٹوٹ کی موٹر کار، ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر بنائی جیسی شہرہ آفاق نظمیں شامل ہیں۔ اسی طرح آپ نے علامہ اقبال کی مشکل ترین فکری اور فلسفیانہ فارسی تخلیق 'جاوید نامہ' کا اردو میں آسان ترجمہ کیا۔ علامہ اقبال نے معروف اطالوی شاعر دانتے کی شہرہ آفاق تصنیف 'دی ڈیوائن کامیڈی' کے جواب میں 'جاوید نامہ' لکھی تھی۔

صوفی تبسم نے اس ترجمے کو 'سراپردہ افلاک' کا نام دیا جو ۱۹۷۷ء ادارہ ثقافت اسلامیہ نے ولادت علامہ اقبال کی صد سالہ تقریبات کے موقع پر شائع کیا۔ یہ ترجمہ فلکِ قمر، فلکِ عطارد اور فلکِ زہرہ کا عناوین کے تحت شامل کتاب ہے۔ اس صد سالہ

صوفی تبسم، ایک ہمہ جہت شاعر ص ۷

جشن ولادت کے موقع پر صوفی تبسم نے علامہ اقبال کی معروف اردو فارسی نظموں اور غزلوں کا انتخاب 'انتخابِ کلام اقبال' کے نام سے کیا جسے اسی سال اقبال اکادمی لاہور نے شائع کیا۔ اس انتخاب کا دیباچہ خود صوفی تبسم نے لکھا۔ علامہ اقبال کی صد سالہ تقریباتِ ولادت کے حوالے سے 'نقشِ اقبال' کے عنوان سے علامہ اقبال کے معروف فارسی کلام کا منظوم پنجابی ترجمہ کیا جسے اقبال اکادمی پاکستان لاہور نے شائع کیا۔ علامہ اقبال کی نظم 'غلامی' کے فارسی اشعار اور ان کا منظوم پنجابی ترجمہ ملاحظہ کیجئے،

آدم از بی بصری بندگی آدم کرد گوہری داشت ولی نذر قباد و جم کرد
یعنی ازخوی غلامی زسگان خوارتر است من ندیدم کہ سگی پیش سگی سرخم کرد (۲۷)

اس نظم کا صوفی صاحب کا کیا ہوا پنجابی ترجمہ ملاحظہ کیجئے،

آدمی بے عقلی دے ہتھوں جھتے آدم اگے
جندڑی اوہدی سندر ہیرا، دھر دیندا جم اگے
وچ غلامی کتیاں توں وی ودھ ذلیل ہو جاندا
ویکھیا کوئی کتا ، کتے اگے سیس نواندا (۲۸)

صوفی تبسم نے بحیثیت مترجم بھی خوب نام کمایا اور بہت سے شاہکار تراجم کئے، ''آپ نے چیک ڈرامہ نگار کیسرل چیپک کے معروف ڈرامے 'پاور اینڈ گلوری' کا 'جاہ وجلال' کے نام سے اردو ترجمہ کیا جسے ڈرامیٹک کلب گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل جی۔ ڈی سوندھی نے لکھوایا۔ اسی طرح آپ نے شیکسپیئر کے مشہور ڈرامے 'اے مڈسمر نائٹس ڈریم' کا پنجابی ترجمہ 'ساون رین داسفنہ' اور شیلے ڈیوکس کے انگریزی ڈرامے 'سچ مین آرڈینجرس' کا پنجابی ترجمہ 'خطرناک لوک' کے عنوان سے کیا۔ ان ڈراموں کو میاں محمد بخش کشتہ اینڈ ناشران کتب ۴ ٹیمپل روڈ لاہور اور ایم جہانگیر اینڈ کمپنی ایجوکیشنل پبلشرز اردو بازار لاہور نے شائع کیا''۔(۲۹)

صوفی تبسم نے اردو، فارسی کے کلاسیکل اور جدید شعراء کا کلام 'یک ہزار و یک سخن' اپنے ہاتھ سے لکھ کر مرتب کیا جسے پیکیجز لمیٹڈ لاہور نے شائع کیا۔ اس انتخاب میں صوفی تبسم کے اردو،

فارسی شعری ذوق کی بھرپور جھلک نظر آتی ہے۔ اس طرح شرح صد شعر اقبال، شرح دیوانِ غالب (فارسی)، مطبوعہ سہگل فاونڈیشن سال ۱۹۷۱ء، کلیاتِ طغرائی، دوگونہ، حکمتِ قرآن، مختلف شعرائے کلام کی شروح، انتخابِ شعر اور بہت سی درسی کتب آپ کی تالیفات کے ذیل میں شمار ہوتی ہیں۔ آپ کے اردو کلام سے نمونہ کے طور پر کچھ اشعار پیش ہیں جن سے آپ کے شعری مقام و انداز کو سمجھنا آسان ہو جائے گا، مثلاً ایک نعت جس میں آپ کا تلمیحاتِ قرآنی کے استعمال پر تسلط اور عشقِ رسول ﷺ میں وارفتگی اور شعری چاشنی ملے گی جو آپ کی شاعری کا لازمہ اور خاصہ سمجھا جاتا ہے،

صوفی تبسم، ایک ہمہ جہت شاعر ص ۸

ثنا خواں کس طرح ہو کوئی اس محبوبِ یکتا کا
زباں میں یہ کہاں قدرت، قلم کو یہ کہاں یارا
وہ جس کے علم کی تفسیر 'اَلَم نشرَح لکَ صدرَکَ'
وہ جس کے اوج کی تعبیر 'سُبحان الذی اَسریٰ' (۳۰)

چھوٹی بحر کی ایک غزل کا بے ساختہ پن ملاحظہ ہو،

چارہ گر کی، نہ غم گسار کی بات اور ہے جانِ سوگوار کی بات
دل پہ ہوتا ہے اختیار کسے ؟ چھوڑ دو دل پہ اختیار کی بات
تلخیِ روزگار میں ڈوبی کتنی شیریں تھی تیرے پیار کی بات (۳۱)

ترانہ ملی کے عنوان سے لکھے ایک ملی نغمے کی سادگی اور اثر انگیزی ملاحظہ کیجئے،

بڑھے چلو بڑھے چلو بڑھے چلو بلند ہمتیں لئے
سپاہیو! بڑھے چلو
بہادرو! بڑھے چلو
بڑھے چلو بڑھے چلو
بڑھے چلو بڑھے چلو بڑھے چلو
یہی تمہاری شان ہے

اسی میں ساری آن ہے
یہی عمل کی جان ہے
بڑھے چلو بڑھے چلو بڑھے چلو (۳۲)

صوفی تبسم کی اردو، فارسی اور پنجابی میں ادبی خدمات کے پیشِ نظر انہیں ’جگت استاد] کے عوامی خطاب سے نوازا گیا جو ان کی گراں بہا ادبی و علمی خدمات کا احسن اعتراف ہے۔ مندرج بالا معروضات کی روشنی میں یہ کہنا قطعاً بے جا نہ ہوگا کہ صوفی تبسم ایک ہمہ جہت، نابغہ روزگار اور فقید المثال شاعر تھے جو اپنے ہم عصر شعرا کے بوستان میں گلِ سرِ سبد کی مانند تھے، نا صرف کئی زبانوں پر تسلط رکھتے تھے بلکہ اردو، فارسی اور پنجابی میں یکساں مہارت اور ملکہ حاصل تھا، تاریخ ادبیات میں معدودے چند ایسی صاحب کمال ہستیاں ملتی ہیں۔

صوفی تبسم، ایک ہمہ جہت شاعر ص ۹

☆☆☆☆

حوالہ جات:

۱۔ شاد، محمد صدیق، صوفی تبسم کی اردو شاعری، مقالہ تحقیقی ایم۔اے اردو، پنجاب یونیورسٹی لاہور، ۱۹۷۸ء، ص ۷

۲۔ قریشی، ڈاکٹر نثار احمد، صوفی غلام مصطفیٰ تبسم حیات و خدمات، مقتدرہ قومی اردو زبان اسلام آباد پاکستان، ۲۰۰۸ء ص ۴۷

۳۔ شاد، محمد صدیق، صوفی تبسم کی اردو شاعری، ص ۹

۴۔ ایضاً ص ۹

۵۔ قریشی، ڈاکٹر نثار احمد، صوفی غلام مصطفیٰ تبسم حیات و خدمات، ص ۱۱

۶۔ تبسم، صوفی غلام مصطفیٰ، کلیات صوفی تبسم، ماورا پبلشرز لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ۷

۷۔ شاد، محمد صدیق، صوفی تبسم کی اردو شاعری، ص ۱۶

۸۔ قریشی، ڈاکٹر نثار احمد، صوفی غلام مصطفیٰ تبسم حیات و خدمات، ص ۲۵

۹۔ ایضاً ص ۸۹

۱۰۔ نصر اللہ خان، مجلہ راوی، گورنمنٹ کالج لاہور، شمارہ مارچ ۱۹۵۸ء، ص ج

۱۱۔ تبسم، صوفی غلام مصطفیٰ، کلیات صوفی تبسم، ص ۶۰۹

۱۲۔ ایضاً ص ۶۱۰ ۱۳۔ ایضاً ص ۶۱۱ ۱۴۔ ایضاً ص ۶۱۲

۱۵۔ ایضاً ص ۶۱۳ ۱۶۔ ایضاً ص ۶۱۴ ۱۷۔ ایضاً ص ۶۱۵

۱۸۔ ایضاً ص ۶۱۷

۱۹۔ قریشی، ڈاکٹر نثار احمد، صوفی غلام مصطفیٰ تبسم حیات و خدمات، ص ۵۱

۲۰۔ قاسمی، احمد ندیم، روزنامہ جنگ راولپنڈی، ۱۷ مارچ ۱۹۷۹ء، ادارتی صفحہ

۲۱۔ شاد، محمد صدیق، صوفی تبسم کی اردو شاعری، ص ۱۶

۲۲۔ تبسم، صوفی غلام مصطفیٰ، کلیات صوفی تبسم، ص ۱۰ تا ۱۲

۲۳۔ ایضاً، ص ۴۷۵ صوفی تبسم، ایک ہمہ جہت شاعر ص ۱۰
۲۴۔ تبسم، صوفی غلام مصطفیٰ، کلیاتِ صوفی تبسم، ص ۴۲۷
۲۵۔ شاد، محمد صدیق، صوفی تبسم کی اردو شاعری، ص ۱۷
۲۶۔ ایضاً، ص ۱۸
۲۷۔ اقبال، علامہ محمد، کلیاتِ اقبال (فارسی)، پیامِ مشرق، اقبال اکادمی پاکستان لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ۲۸۵
۲۸۔ تبسم، صوفی، نقشِ اقبال، اقبال اکادمی پاکستان لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ۱۹۷
۲۹۔ قریشی، ڈاکٹر نثار احمد، صوفی غلام مصطفیٰ تبسم حیات و خدمات، ص ۱۱۱
۳۰۔ تبسم، صوفی غلام مصطفیٰ، کلیاتِ صوفی تبسم، ص ۶۳
۳۱۔ تبسم، صوفی غلام مصطفیٰ، کلیاتِ صوفی تبسم، ص ۱۶۵
۳۲۔ تبسم، صوفی غلام مصطفیٰ، کلیاتِ صوفی تبسم، ص ۳۶۸